حدیث حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور ترک رفع الیدین

حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ: أَلاَ أُصَلِّي بِكُمْ صَلاَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَصَلَّى، فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلاَّ فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں تمہیں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھ کرنہ دکھاؤں پس آپ نے نماز پڑھی لیکن رفع یدین صرف نماز کی ابتداء میں کیا۔ایک مرتبہ۔

تخریج:

(۱)ترمذی ۱/۵۹ (۲)نسائی ۱/۱۱۷ (۳)سنن ابی داؤد ۱/۱۰۹

(۴)مسند امام احمد ۱/۳۸۷ (۵)مصنف ابن ابی شیبہ ۱/۲۳۶ (۶)سنن الکبریٰ بیہقی ۲/۷۸

(۷)طحاوی ۱/۱۶۲ (۸)المدونہ الکبریٰ ۱/۶۹ (۹)محلیٰ ابن حزم ۳/۴_۲/۲۶۵

(۱۰)التمہید ۹/۲۱۵ (۱۱)مسند ابویعلیٰ ۵/۳۶_۱۳۸ (۱۲)تاریخ بغداد ۱۱/۳۲۰

(۱۳) نصب رایۃ ۱/۳۹۴ (۱۴)تیسر الوصول ۱/۳۲۶ (۱۵)جمع الفوائد ۱/۷۳

(۱۶)جامع المسانید ابن کثیر ۲/۲۶۱ (۱۷)اتحاف المہرۃ ۱۰/۳۹۲ (۱۸)مختصر اللاحکام للطوسی ۲/۱۰۳

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی ترک رفع یدین کی یہ حدیث واضح دلیل ہے۔احناف کا ترک رفع یدین کا دعویٰ ''ثم لا یعود'' کے بغیر بھی ثابت ہوتا ہے۔لہٰذا اِس حدیث پر ''ثم لا یعود'' کے الفاظ کی زیادتی کا اعتراض قابل قبول نہ ہوگا۔

زبیر علیزئی صاحب نے مسئلہ رفع یدین پر کتاب نور العینین صہ ۱۲۹ تا صہ ۱۴۲ پر حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی ترک رفع الیدین کی حدیث پر مختلف اعتراضات درج کیے ہیں۔مگر یہ علمی اور تحقیقی فقدان ہے کہ اِن اعتراضات کا ناقدانہ جائزہ لینے کی بجائے صرف نقل در نقل پر ہی اکتفا کیا۔اِس مضمون میں یہ کوشش ہوگی کہ اُن نقاط کی تحقیق کی جائے جو عرصہ دراز سے علمی تشنگی کا شکار ہیں۔مندرجہ ذیل نقاطہ پر مضمون کا انحصار ہوگا۔

(۱)سنن ترمذی کے مخطوطہ میں ''حسن صحیح'' کا ثبوت

(۲)امام ابوداؤدؒ کی جرح کی حقیقت

(۳)سنن ابی داؤد کے قلمی نسخوں/مخطوطات کی تحقیق

(۴)امام سفیان ثوریؒ کا طبقہ ثانیہ کے بارے تحقیقی جائزہ

(۵)تدلیس پر زبیر علیزئی کے اوھام

(۶)محدثین کرام کے اعتراضات کا علمی جائزہ

(۷)امام سفیان ثوریؒ کی حدیث کے شواہد

(۸)امام حاکم کی مدلسین کی طبقاتی تقسیم

ان تمام مذکورہ بالا امور پر تفصیل سے بحث متعلقہ عنوانات کے تحت پیش خدمت ہے۔

سنن ترمذی میں "حسن صحیح" کا ثبوت

دیگر محدثین کرام کی طرح امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو "حسن صحیح" لکھا ہے۔راقم کے پاس سنن ترمذی کا ایک عمدہ اور نفیس قلمی نسخہ کا عکس محفوظ ہے۔اِس نسخہ پر صحت غالب اور خطاء کم ہے۔جس کا اقرار علامہ احمد شاکر نے مقدمہ ترمذی صہ ۱۷ پر بھی کیا ہے۔علامہ احمد شاکر اس نسخے کے بارے میں لکھتے ہیں۔

"وھی نسخه جیدة یغلب علیها الصحة و خطاؤها قلیل"۔

یہ قلمی نسخہ دارالکتب المصریہ کی لائبریری میں رقم ۶۴۸ حدیث کے تحت موجود ہے اور اس مخطوطہ کی کتاب ۳ رجب ۷۲۶ھ کو ہوئی۔اس نسخہ کی خصوصیت ہے کہ اس کی ہر حدیث کے اختتام پر دائرہ بنا ہوا ہے اور ان دائروں میں نقطے لگے ہوئے ہیں۔ان دائروں اور ان میں لگے ہوئے نقطے کی اہمیت کیا ہے؟ حافظ ابن کثیر اور خطیب بغدادیؒ کے اقوال سے وضاحت کرتے ہیں۔

الخطیب بغدادی لکھتے ہیں:

وینبغی أن یترک الدائرة غفلاًء فإذا قابلها نقط فیها نقطة۔

(الجامع فی الاخلاق الراوی وآداب السامع ۱/ ۲۷۳ ،اختصار علوم الحدیث حافظ ابن کثیر ص ۱۳۰)

ترجمہ: خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا : دائرے کو خالی چھوڑنا چاہیئے پھر جب اس کی مراجعت کرے تو اس میں نقطہ لگا دے۔

راقم کے پاس جو سنن ترمذی کے قلمی نسخے کی فوٹوسٹیٹ ہے اس کی ہر حدیث کے آخر میں دائرہ بنا ہوا ہے اور ان دائروں میں نقطے لگے ہوئے ہیں جس سے واضح ہوتا ہے کہ یہ نسخہ صحیح ترین اور اصل نسخہ سے مراجعت والا نسخہ ہے۔لہٰذا اس نسخہ میں "حسن صحیح" کے الفاظ کا انکار ممکن نہیں ہوگا۔

جامع ترمذی دارالکتب المصریہ کے قلمی نسخے کا عکس ص 75

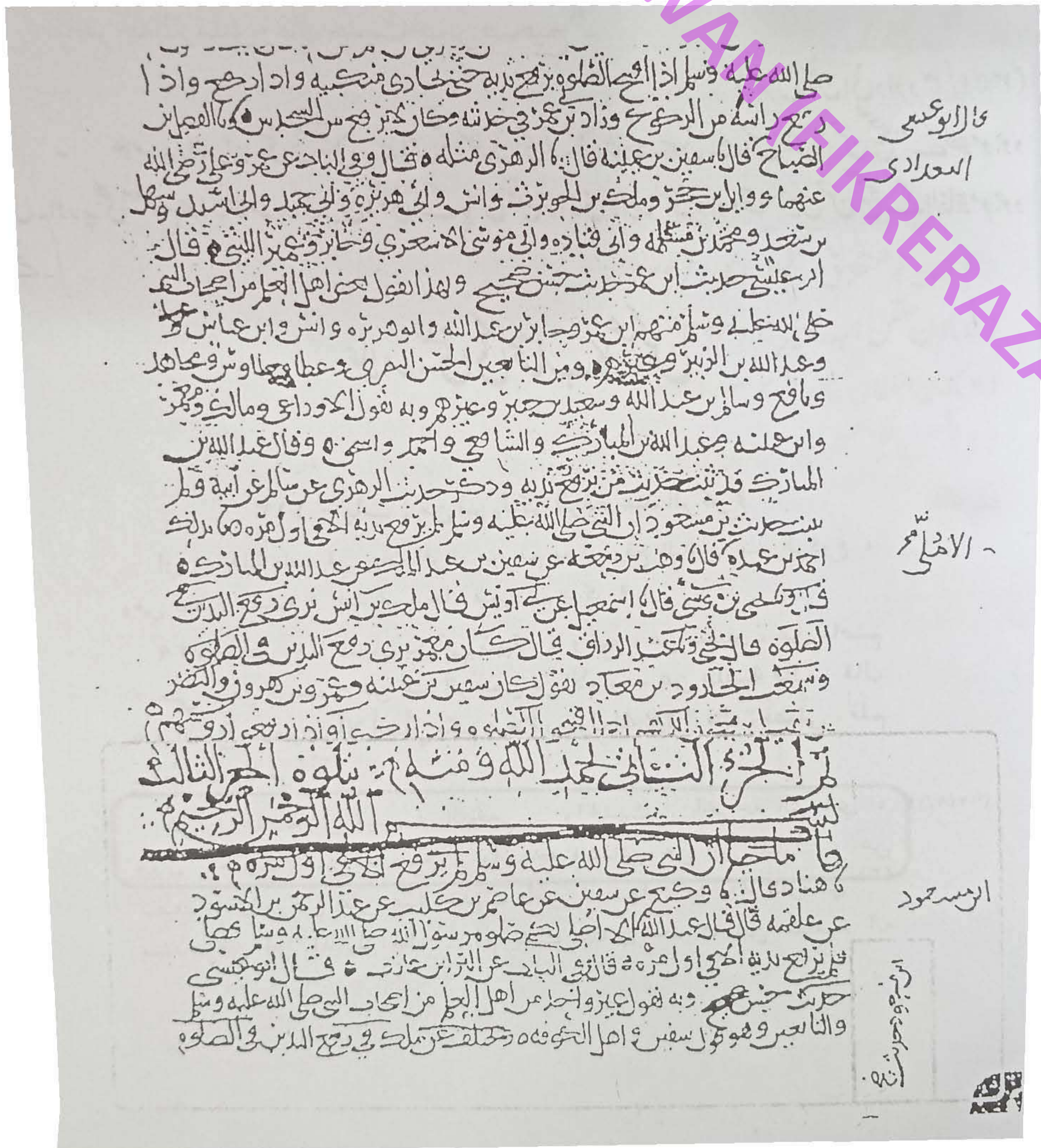
ومعمر والاوزاعي وعبد الله بن المبارك والشافعي واحمد واسحق
قال عبد الله بن المبارك قد ثبت حديث من يرفع يديه وذكر
حديث الزهري عن سالم عن أبيه ولم يثبت حديث ابن مسعود ان النبي
صلى الله عليه وسلم لم يرفع الا في اول مرة ۝ حدثنا بذلك
احمد بن عبدة الآملي نا وهب بن زمعة عن سفين بن عبد الملك عن
عبد الله بن المبارك ۝ حدثنا هناد نا وكيع عن سفين عن عاصم
ابن كليب عن عبد الرحمن بن الاسود عن علقمة قال قال عبد الله
الا اصلي بكم صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى فلم يرفع يديه
الا في اول مرة ۝ وفي الباب عن البراء بن عازب ۝ قال ابو عيسى

جامع ترمذی دارالکتب المصریہ کے قلمی نسخے کا عکس ص 76

صح
حديث ابن مسعود حديث حسن وبه يقول غير واحد من اهل العلم
من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين وهو قول سفين واهل الكوفة
واختلف عن مالك في رفع اليدين في الصلاة فروى الوليد بن مسلم
وعبد الله بن وهب عن مالك انه كان يرى رفع اليدين في الصلاة ۝
وروى الشافعي عن مالك انه كان لا يرفع ۝ وبه يقول غير
واحد من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ۝ حدثنا يحيى بن موسى
قال نا اسمعيل بن ابي اويس قال كان مالك بن انس يرى رفع اليدين
في الصلاة وقال يحيى نا عبد الرزاق قال كان معمر يرى رفع
اليدين في الصلاة ۝ وسمعت الجارود بن معاذ يقول كان سفين
ابن عيينة وعمر بن هرون والنضر بن شميل يرفعون ايديهم اذا افتتحوا الصلاة
واذا ركعوا واذا رفعوا رؤسهم ۝ باب
ماجاء في وضع اليد على الركبة في الركوع
حدثنا احمد بن منيع نا ابو بكر بن عياش نا ابو حصين عن ابي عبد الرحمن
السلمي قال قال لنا عمر بن الخطاب ان الركب سنت لكم فخذوا

سنن ترمذی کاایک قدیم مخطوط-مغربی نسخہ

سنن ترمذی کاایک قدیم ترین قلمی نسخہ مغربی ہے جس کی تاریخ نسخ 589ھ ہے۔جوکہ اب تک دستیاب سنن ترمذی کے قلمی مخطوط میں سب سے قدیم ہے۔اس نسخہ میں بھی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث کے بارے میں امام ترمذی کے" حسن صحیح "کے الفاظ موجود ہیں۔



تم الجزء الثاني بحمد الله ومنه يتلوه الجزء الثالث

بسم الله الرحمن الرحيم

باب ما جاء أن النبي صلى الله عليه وسلم لم يرفع إلا في أول مرة

امام ترمذیؒ کی تصحیح کے بارے علامہ عینیؒ کی تحقیق

علامہ بدرالدین عینیؒ نے بھی امام ترمذی سے اِس حدیث کے بارے میں حسن صحیح کے لفظ نقل کرتے ہیں۔

چنانچہ علامہ بدرالدین عینیؒ لکھتے ہیں۔

"أخرجه الترمذي وقال حديث حسن صحيح"۔

(شرح سنن ابی داؤد ۳/۳۴۱)

علامہ بدرالدین عینی کی تحقیق سے اِس قلمی نسخہ کی بھی توثیق ثابت ہوتی ہے جس میں "حسن صحیح" کے لفظ موجود ہیں۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ علامہ بدرالدین العینیؒ کے پاس سنن ترمذی کا ایسا نسخہ موجود تھا جسمیں حسن صحیح کے الفاظ موجود تھے۔

علامہ عینی کی کتاب کا عکس

١١٣ - باب : مَن لم يذكر الرفع عند الركوع

أي : هذا باب في بيان أقوال من لم يذكر رفع اليدين عند الركوع ، وفي بعض النسخ « باب فيما جاء فيمن لم يذكر » .

٧٢٩ - ص - نا عثمان بن أبي شيبة ، نا وكيع ، عن سفيان ، عن عاصم -يعني : ابن كليب - عن عبد الرحمن بن الأسود ، عن علقمة قال : قال عبد الله بن مسعود : ألا أُصلّي بكم صَلاةَ رسولِ الله ﷺ ؟ قال : فَصلَّى ، فلم يَرفعْ يديه إلا مرةً (٢) .

[١-٢٤٩/١] ش - علقمة بن قيس / النخعي . والحديث : أخرجه الترمذي ، وقال : حديث حسن صحيح ، وأخرجه النسائي عن ابن المبارك ، عن سفيان (٣) . واعترض على هذا الحديث بأمور ، منها : ما رواه الترمذي بسنده عن ابن المبارك قال : لم يثبت عندي حديث ابن مسعود أنه

امام ابو داؤد کی جرح کی حقیقت

زبیر علیزئی نور العینین صہ ۱۳۲ پر مختلف محدثین کرام سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی ترک رفع یدین والی حدیث پر امام ابو داؤد کی جرح "هذا حديث مختصر من حديث طويل و ليس هو بصحيح على هذا اللفظ" نقل کیئے ہیں۔

(۱) ابن الجوزیؒ التحقیق فی اختلاف الحدیث ۱/۲۷۸

(۲) ابن عبد البر الاندلسی التمہید ۳/۲۲۰

(۳) ابن عبد الہادیؒ التنقیح ۱/۲۷۸

(۴) ابن حجر عسقلانیؒ تلخیص الحبیر ۱/۲۲۲

(۵) ابن ملقنؒ البدر المنیر ۳/۴۹۳

(۶) ابن القطانؒ بیان الوہم ۳/۳۶۵

(۷) شمس الحق عظیم آبادی عون المعبود ۳/۴۴۹

نوٹ:

امام ذہبیؒ نے اپنی کتاب التنقیح کتاب التحقیق فی احادیث تعلیق پر امام ابو داؤدؒ نے اس جرح کے الفاظ نقل نہیں کیئے۔ کیونکہ ان کی یہ کتاب امام ابن جوزیؒ کی کتاب التحقیق پر تعلیق ہے۔ اور انہوں نے اس کتاب میں ابن جوزیؒ کا امام ابو داؤدؒ سے جرح نقل کرنے پر اتفاق نہیں کیا۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ امام ذہبیؒ کے پاس جو سنن ابی داؤد کا نسخہ تھا اُس میں ابو داؤد کی جرح منقول نہیں تھی۔

تحقیقی جائزہ:

امام ابو داؤدؒ کی جرح کی حقیقت جاننے کے لئے اِس بات کی وضاحت اہمیت رکھتی ہے کہ اس جرح کو نقل کرنے والے کونسے شاگرد ہیں اور اس جرح کی حیثیت دوسرے شاگردوں کے مقابلے میں کیا ہے۔ اکثر محدثین کرام اپنے قول سے رجوع کر لیتے ہیں اور اس کا اندازہ اکثر قدیم اور جدید شاگردوں سے با آسانی لگایا جاتا ہے۔ یہ بات تو واضح ہے کہ اگر کسی محدث کے ایک موضوع کے بارے میں دو اقوال وارد ہو تو متاخر اور جدید قول کی اہمیت اور قابل قبول ہوتا ہے۔ اور قدیم قول مرجوع قرار پائے گا۔ محدثین کرام نے صراحت کی ہے کہ امام ابو داؤدؒ نے بغداد سے ۲۷۱ھ میں

بصرہ کی طرف ہجرت کی۔ اور امام ابوداؤدؒ نے سنن ابی داؤد اپنے تلامذہ کو تقریباً ۲۵ مرتبہ املاء کروائی۔ اِن تلامذہ میں کچھ قدیم اور کچھ متاخر تلامذہ ہیں۔ (دیکھئے تاریخ بغداد ۹/۵۹)

حافظ ذہبی نے سیر اعلام النبلاء ۱۳/۲۰۵ پر تصریح کی ہے کہ امام ابوداؤد نے مندرجہ ذیل ۷ شاگردوں کو اپنی سنن املاء کروائی۔

سنن ابی داؤد روایت کرنے والے قدیم تلامذہ:

امام ابوداؤد سے مندرجہ ذیل قدیم تلامذہ نے سنن ابی داؤد روایت کی۔

(۱) ابوعلی اسحاق بن موسیٰ بن سعید الرملی الوارقؒ ۳۲۰ھ (انظر تاریخ بغداد ۶/۳۹۵)

(۲) ابوالطیب احمد بن ابراہیم ابن الاشانی بغدادیؒ۔

(۳) ابوالحسن علی بن الحسن بن الانصاریؒ (انظر تاریخ بغداد ۱۱/۳۸۲)

سنن ابی داؤد روایت کرنے والے متاخر تلامذہ:

امام ابوداؤدؒ کیونکہ آخری عمر میں بغداد سے بصرہ ہجرت کی تھی۔ لہٰذا بصری شاگردوں کو امتیازی حیثیت حاصل ہے اور ان کی روایت ہی متاخر/جدید قرار پائے گی۔ امام ابوداؤد سے مندرجہ ذیل متاخر تلامذہ نے سنن ابی داؤد روایت کی۔

(۱) ابوبکر احمد بن سلمان النجاد البغدادی ۳۴۸ھ

(۲) ابوسعید احمد بن محمد بن سعید بن زیاد ابن الاعرابی البصری ۳۴۱ھ

(۳) ابوبکر محمد بن بکر بن محمد بن عبدالرزاق بن داستہ البصری ۳۴۶ھ

(۴) ابوعلی محمد بن احمد بن عمرو اللولوی البصری ۳۳۳ھ (سیر اعلام ۱۵/۳۰۷)

متاخر تلامذہ میں فوقیت:

یہ بات یاد رہے کہ امام ابوداود کے بصرہ کے شاگرد متاخر شاگردوں میں سے ہیں مگر ان بصری شاگردوں میں سب سے آخر میں ابوعلی الولوی کو ہی سنن ابی داود املاء کروائی، اس لیے بصری شاگردوں میں بھی ابوعلی الولوی ہی سنن ابی داود کو روایت کرنے والے متاخر شاگرد ہیں اور اس وجہ سے ابوعلی الولوی کا نسخہ ہی متاخر اور راجح ہے۔

سنن ابی داوٗد کے قلمی مخطوطات کی تحقیق

امام ابوداوٗد کی جرح کی حقیقت جاننے کے لیے اہم ہے کہ سنن ابی داوٗد کے نسخوں کا احاطہ بھی کیا جائے تا کہ یہ بھی واضح ہو جائے کہ سنن ابی داوٗد کے قلمی نسخوں میں یہ عبارت موجود بھی ہے یا نہیں۔ راقم کی معلومات میں سنن ابی داوٗد کے تقریباً 50 سے زائد قلمی مخطوطات ہیں۔ ان نسخوں میں چند مذکورہ نسخے بھی شامل ہیں۔

نسخہ	مکتبہ	تاریخ النسخ
نسخہ ابن المنذری	فیض اللہ آفندی۔ ترکی	654ھ

یہ نسخہ محدث امام المنذری کے سامنے متعدد بار پڑھا گیا۔

نسخہ ابن حجر عسقلانی	مکتبہ کوبریلی استنبول۔ ترکی	800ھ
یہ نسخہ ابن حجر عسقلانی کا نسخہ ہے اور اس کا تقابل 803ھ میں مکمل ہوا۔		
نسخہ الملک المحسن أحمد بن صلاح الدین الأیوبی	مکتبہ العامہ۔ سعودی عرب	603.ھ
اس نسخہ کو خطیب بغدادی کے اصل سنن ابی داوٗد پر پیش کیا۔ اس نسخہ پر حافظ یوسف الدمشقی، حافظ ولی الدین عراقی، حافظ نورالدین ہیثمی کے سماعت بھی موجود ہیں۔ اس نسخہ کی سند درج ذیل ہے۔ الملك المحسن أحمد بن يوسف بن أيوب بن شادي الأيوبي عن أبي حفص ابن طبرزد عن أبي الفتح الدومي وأبي البدر الكرخي عن الخطيب البغدادي عن أبي عمر الهاشمي عن أبي علي اللؤلؤي عن أبي داود السجستاني رحم الله الجميع۔ سلطان ملک المحسن نے اس نسخہ کو خطیب بغدادیؒ کے نسخہ سے تقابل کر کے نقل کیا تھا۔ سلطان ملک المحسن نے اس نسخہ کو ابن طبرزؒ کے سامنے پڑھا اور اس پر مختلف محدثین کرام کی سماعت ثبت ہیں۔		
نسخہ الماوردی، التستری	المکتبہ الوطنیہ بپاریس	584ھ
اس نسخہ کو بعد میں سبط ابن العجمی، اور شیخ الاسلام زکریا النصاری الشافعی کے سامنے بھی قرات کی گیا۔		
نسخہ امام منذری	المکتبہ الوطنیہ بپاریس	653ھ
اس نسخہ کے کاتب محدث ابن الصیر فی ہیں۔ اس نسخہ کے خاص بات یہ ہے کہ یہ نسخہ امام منذری کے اصل نسخہ سے نقل کیا گیا، اور امام منذری کے سامنے دو مرتبہ اس نسخہ کی قرائت کی۔		
نسخہ المقدسی	مکتبہ بروسہ	815ھ

اس کے علاوہ بھی درج ذیل نسخہ ہیں جس میں امام ابوداود کی جرح موجود نہیں۔

(۱)نسخہ خطیب بغدادیؒ۔ یہ نسخہ ۶۰۳ھ میں تحریر کیا گیا۔

(۲)نسخہ شیخ عبداللہ بن سالم البصری الکردیؒ۔ یہ نسخہ ۸۲۱ھ میں لکھا گیا۔

(۳)نسخہ شیخ عبدالغنی نابلسیؒ۔ یہ نسخہ ۱۰۱۸ھ کا نسخہ ہے۔

(۴)نسخہ یوسف بن محمد بن خلفؒ۔ یہ نسخہ ۶۷۵ھ میں لکھا گیا۔

(۵)نسخہ تلمسانیؒ

(۶)نسخہ میدومی۔ یہ نسخہ ۶۵۴ھ میں تحریر کیا گیا۔

(۷)نسخہ الیونینۃ

(۸)نسخہ مکتبہ محمودیہ/شیخ عبداللہ۔ یہ نسخہ ۱۱۳۶ھ میں لکھا گیا۔

(۹)نسخہ الازھر

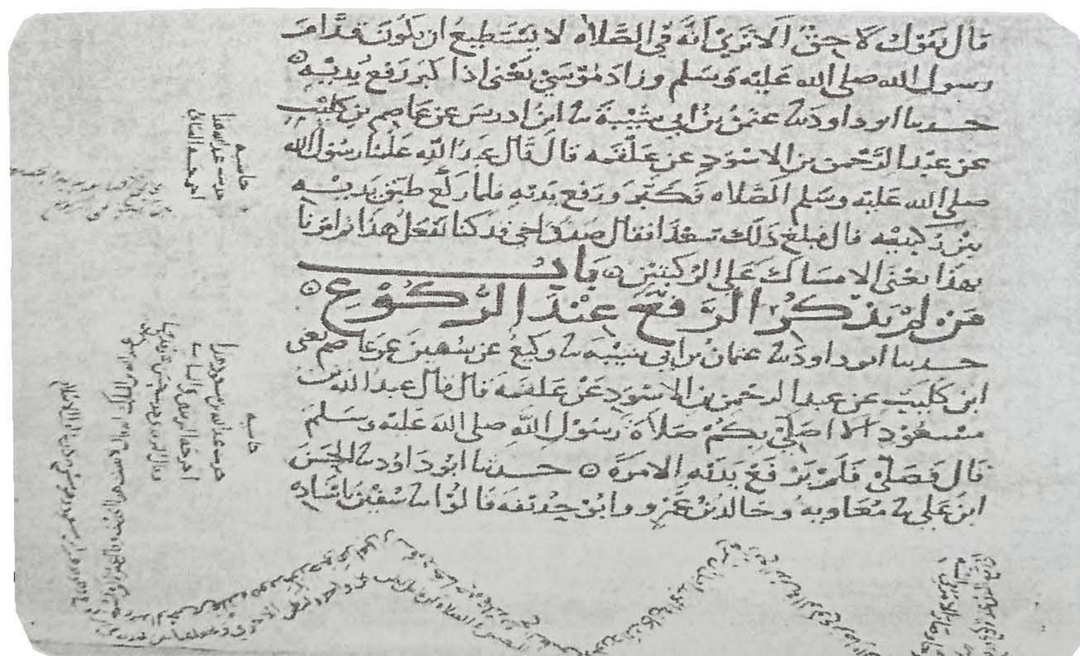
(۱۰) نسخہ حیات سندھی

مذکورہ بالا قلمی نسخوں کے عکوس متعلقہ مقام پر پیش خدمت ہیں۔

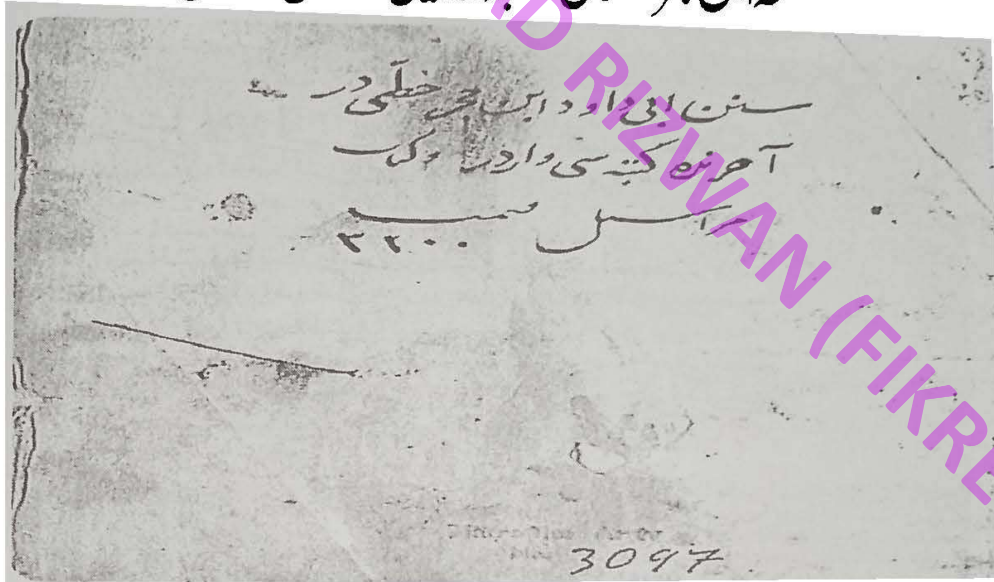
نسخہ فیض اللہ آفندی کا عکس۔ٹائٹل

الجزء الاول من كتاب السنن
تاليف ابي داود سليمان بن الاشعث السجستاني رحمه الله
رواية ابي علي محمد بن احمد بن عمرو اللؤلؤي عنه
رواية الشريف ابي عمر القاسم بن جعفر الهاشمي عنه
رواية الشيخ ابي بكر احمد بن علي بن ثابت الخطيب عنه
رواية الشيخ ابي البدر ابراهيم بن محمد بن منصور الكرخي عنه
رواية الشيخ الثقة المسند ابي حفص عمر بن محمد بن معمر بن طبرزد عنه
رواية الشيخ الفقيه الامام العالم الحافظ ابي محمد عبد المعطي [illegible] عنه
[illegible] لمالكه محمد بن [illegible] علي القرشي [illegible]
نفعه الله بالعلم [illegible]

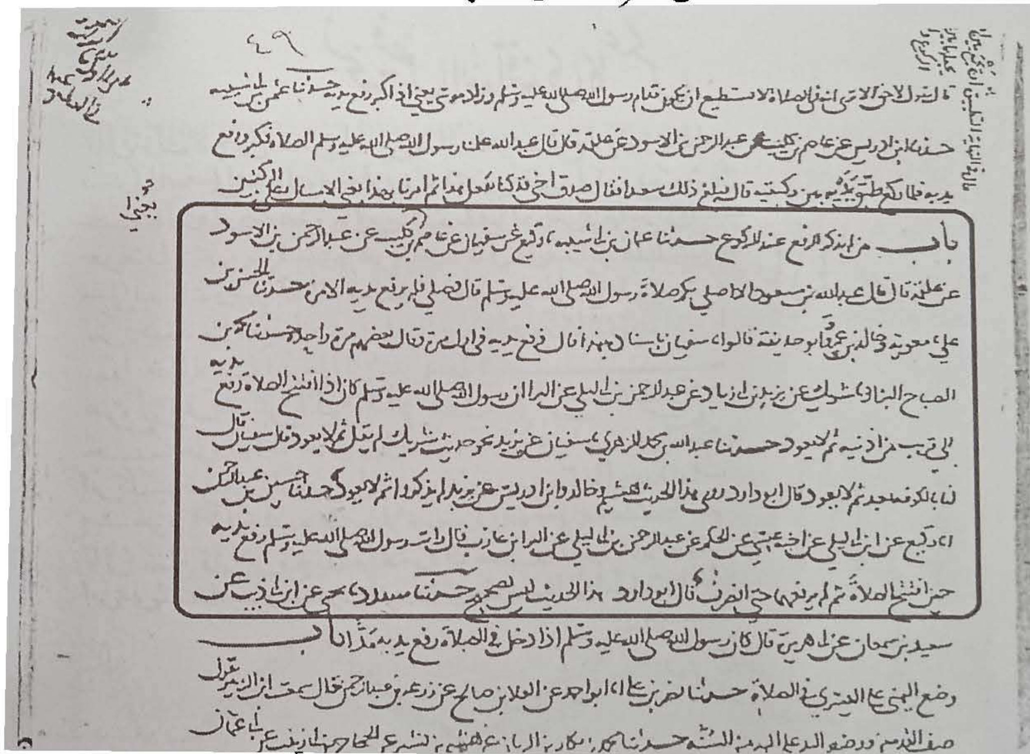



قال يقول لا حق الاثرى انه في الصلاة لا يستطيع ان يكون قدام
رسول الله صلى الله عليه وسلم وزاد موسى يعني اذا كبر رفع يديه ○
حدثنا ابو داود نا عثمن بن ابي شيبة نا ابن ادريس عن عاصم بن كليب
عن عبد الرحمن بن الاسود عن علقمة قال قال عبد الله علمنا رسول الله
صلى الله عليه وسلم الصلاة فكبر ورفع يديه فلما ركع طبق يديه
بين ركبتيه قال فبلغ ذلك سعدا فقال صدق اخي قد كنا نفعل هذا ثم امرنا
بهذا يعني الامساك على الركبتين ○ باب
من لم يذكر الرفع عند الركوع ○
حدثنا ابو داود نا عثمان بن ابي شيبة نا وكيع عن سفين عن عاصم يعني
ابن كليب عن عبد الرحمن بن الاسود عن علقمة قال قال عبد الله بن
مسعود الا اصلي بكم صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال فصلى فلم يرفع يديه الا مرة ○ حدثنا ابو داود نا الحسن
ابن علي نا معاوية وخالد بن عمرو وابو حذيفة قالوا نا سفين باسناده

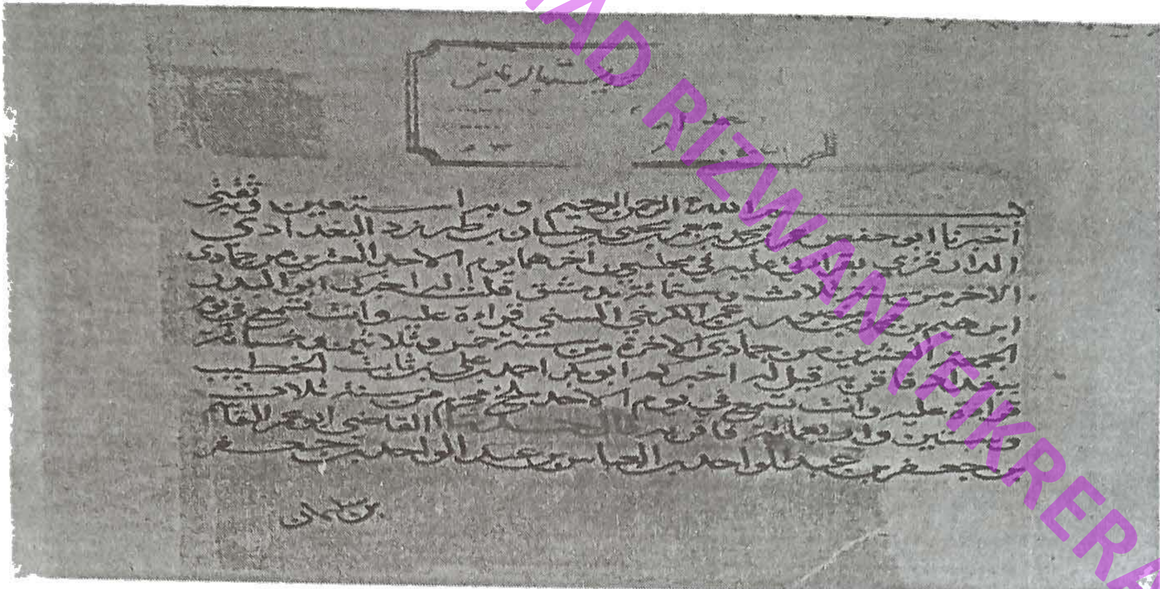
نسخہ ابن حجر عسقلانی مکتبہ کوبریلی کا عکس۔ٹائٹل


سنن ابی داود ابن حجر خطی در
آجرہ کتب سی وارد
۲۲۰۰
3097

نسخہ ابن حجر عسقلانی مکتبہ کوبریلی کا عکس

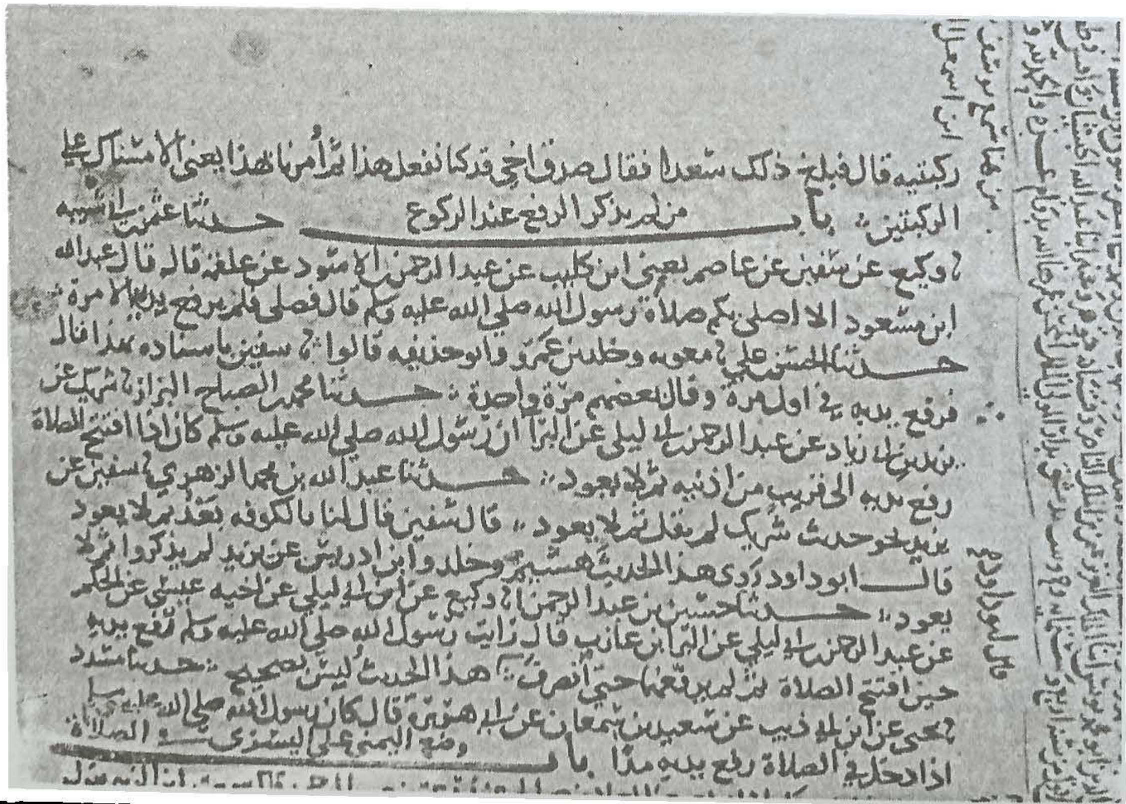

باب من لم يذكر الرفع عند الركوع حدثنا عثمان بن ابي شيبة نا وكيع عن سفيان عن عاصم بن كليب عن عبد الرحمن بن الاسود
عن علقمة قال قال عبد الله بن مسعود الا اصلي بكم صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فصلى فلم يرفع يديه الا مرة حدثنا الحسن بن
علي نا معوية وخالد بن عمرو وابو حذيفة قالوا نا سفيان باسناده بهذا قال فرفع يديه في اول مرة وقال بعضهم مرة واحدة حدثنا محمد بن
الصباح البزاز نا شريك عن يزيد بن ابي زياد عن عبد الرحمن بن ابي ليلى عن البراء ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا افتتح الصلاة رفع يديه
الى قريب من اذنيه ثم لا يعود حدثنا عبد الله بن محمد الزهري نا سفيان عن يزيد نحو حديث شريك لم يقل ثم لا يعود قال سفيان قال
لنا بالكوفة بعد ثم لا يعود قال ابو داود وروى هذا الحديث هشيم وخالد وابن ادريس عن يزيد لم يذكروا ثم لا يعود حدثنا حسين بن عبد الرحمن
انا وكيع عن ابن ابي ليلى عن اخيه عيسى عن الحكم عن عبد الرحمن بن ابي ليلى عن البراء بن عازب قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم رفع يديه
حين افتتح الصلاة ثم لم يرفعهما حتى انصرف قال ابو داود هذا الحديث ليس بصحيح حدثنا مسدد نا يحيى عن ابن ابي ذئب عن
سعيد بن سمعان عن ابي هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دخل في الصلاة رفع يديه مدا باب

نسخہ الملک المحسن کا عکس۔ٹائٹل



بسم الله الرحمن الرحيم وبه استعين

نسخہ الملک المحسن کا عکس



ركبتيه قال فبلغ ذلك سعدا فقال صدق اخي قد كنا نفعل هذا ثم امرنا بهذا يعني الامساك على
الركبتين ، باب من لم يذكر الرفع عند الركوع حدثنا عثمن بن ابي شيبه
ثنا وكيع عن سفين عن عاصم يعني ابن كليب عن عبد الرحمن بن الاسود عن علقمة قال قال عبد الله
ابن مسعود الا اصلي بكم صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فصلى فلم يرفع يديه الا مرة
حدثنا الحسن بن علي ثنا معوية وخلد بن عمرو وابو حذيفة قالوا ثنا سفين باسناده بهذا قال
فرفع يديه في اول مرة وقال بعضهم مرة واحدة ، حدثنا محمد بن الصباح البزاز ثنا شريك عن
يزيد بن ابي زياد عن عبد الرحمن بن ابي ليلى عن البرا ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا افتتح الصلاة
رفع يديه الى قريب من اذنيه ثم لا يعود ، حدثنا عبد الله بن محمد الزهري ثنا سفين عن
يزيد نحو حديث شريك لم يقل ثم لا يعود ، قال سفين قال لنا بالكوفة بعد ثم لا يعود
قال ابو داود روى هذا الحديث هشيم وخلد وابن ادريس عن يزيد لم يذكروا ثم لا
يعود ، حدثنا حسين بن عبد الرحمن ثنا وكيع عن ابن ابي ليلى عن اخيه عيسى عن الحكم
عن عبد الرحمن بن ابي ليلى عن البرا بن عازب قال رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم رفع يديه
حين افتتح الصلاة ثم لم يرفعهما حتى انصرف ، هذا الحديث ليس بصحيح ، حدثنا مسدد
ثنا يحيى عن ابن ابي ذيب عن سعيد بن سمعان عن ابي هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
اذا دخل في الصلاة رفع يديه مدا ، باب وضع اليمنى على اليسرى في الصلاة

نسخہ الماوردی، التستری کا عکس۔ٹائٹل

بسم الله الرحمن الرحيم

اخبرنا شيخ الاسلام ابو احمد عبد الوهاب بن علي بن علي بن عبد الله رضي الله عنه بقراءتي عليه في ذي القعدة من سنة خمس وثلاثين وخمسمائة قال اخبرنا ابو غالب محمد بن الحسن بن علي الماوردي رحمه الله قال نا ابو علي علي بن احمد بن علي التستري بالبصرة قال انا ابو عمر القاسم بن جعفر بن عبد الواحد الهاشمي قال انا ابو علي محمد بن احمد بن عمرو اللؤلؤي قال انا ابو داود سليمن بن الاشعث بن اسحق السجستاني قال

باب التخلي عند الحاجة

حدثنا عبد الله بن مسلمة بن قعنب القعنبي نا عبد العزيز بن محمد عن محمد يعني ابن عمرو عن ابي سلمة عن المغيرة بن شعبة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا ذهب المذهب ابعد

حدثنا مسدد نا عيسى بن يونس انا اسمعيل بن عبد الملك عن

نسخہ الماوردی، التستری کا عکس

من السجدتين وذكره الليث في جرشه قال ابن جريج فيه قلت لنافع اكان ابن عمر يجعل الاولى ارفعهن قال لا سواء قلت اشد لي فاشار الى الثديين او اسفل من ذلك

حدثنا القعنبي عن مالك عن نافع ان عبد الله بن عمر كان اذا ابتدا الصلاة يرفع يديه حذو منكبيه واذا رفع راسه من الركوع رفعهما دون ذلك ولم يذكر رفعهما دون ذلك احد غير مالك فيما علمت

وهو حديث مختصر من حديث طويل وليس هو بصحيح على هذا المعنى، عبد الملك سعيد عن ابيه

باب من لم يذكر الرفع عند الركوع

حدثنا عثمان بن ابي شيبة نا وكيع عن سفيان عن عاصم يعني ابن كليب عن عبد الرحمن بن الاسود عن علقمة قال قال عبد الله

137

بن مسعود الا اصلي بكم صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فصلى فلم يرفع يديه الا مرة

حدثنا الحسن بن علي نا معوية وخالد بن عمرو وابو حذيفة قالوا نا سفيان باسناده بهذا قال فرفع يديه في

نسخہ امام منذری کا عکس-ٹائٹل

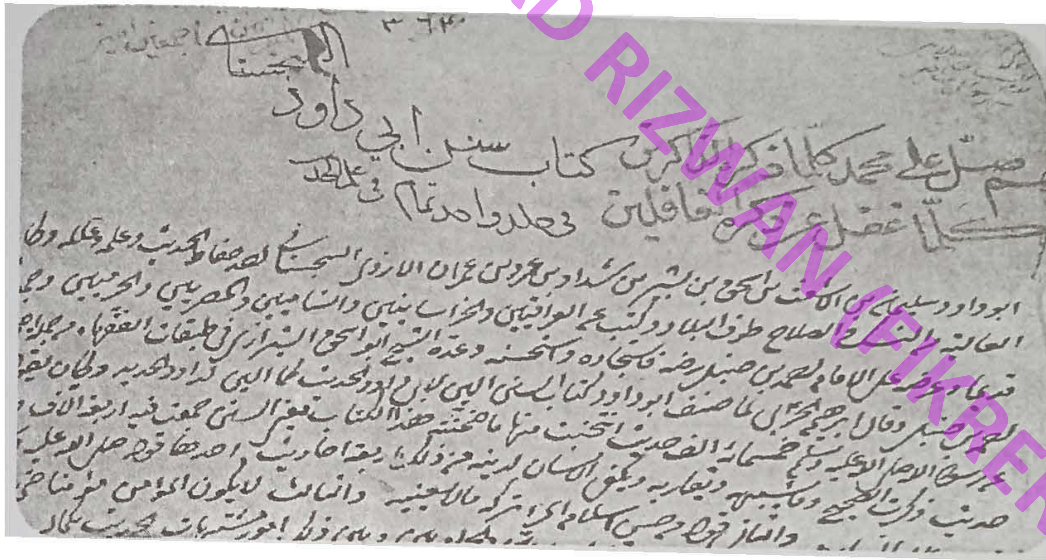
الجزء الثاني من كتاب السنن لأبي داود سليمان بن الأشعث رضي الله عنه
رواية عنه أبو علي محمد بن أحمد بن عمرو اللؤلؤي
رواية السمرقندي أبي عمر القاسم بن جعفر بن عبد الواحد الهاشمي البصري عنه
رواية الحافظ أبي بكر أحمد بن علي بن ثابت الخطيب عنه
رواية ... الكرخي وأبو الفتح مفلح بن أحمد الدومي ... عنه
رواية ... محمد بن ... السعدي عنهما
رواية الإمام العالم العلامة القدوة الحافظ عمدة الحفاظ قدوة ... بقية السلف ناصر السنة
المفتي ... زكي الدين أبي محمد عبد العظيم بن عبد القوي بن عبد الله المنذري عنه
بلغ سماعا على شيخنا ...

... جميع هذا الجزء ... من كتاب السنن لأبي داود على سيدنا وشيخنا الشيخ الإمام العالم الحافظ
العلامة ... زكي الدين أبي محمد عبد العظيم بن عبد القوي بن عبد الله المنذري ...
... الشافعي ...

نسخہ امام منذری کا عکس

علمنا رسول الله صلى الله عليه وسلم الصلاة فكبر ورفع يديه فلما ركع طبق يديه
بين ركبتيه قال فبلغ ذلك سعدا فقال صدق أخي قد كنا نفعل هذا ثم أمرنا بهذا
يعني الإمساك على الركبتين باب من لم يذكر الرفع
عند الركوع ثنا أبو داود قال ثنا عثمان بن أبي شيبة قال ثنا وكيع عن سفيان عن
عاصم يعني ابن كليب عن عبد الرحمن بن الأسود عن علقمة قال قال عبد الله بن مسعود
ألا أصلي بكم صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فصلى فلم يرفع يديه إلا
مرة ثنا أبو داود قال ثنا الحسن بن علي قال ثنا معاوية وخالد بن عمرو وأبو حذيفة
قالوا ثنا سفيان بإسناده بهذا قال فرفع يديه في أول مرة وقال بعضهم مرة
واحدة ثنا أبو داود قال ثنا محمد بن الصباح البزاز قال ثنا شريك عن يزيد بن أبي
زياد عن عبد الرحمن بن أبي ليلى عن البراء أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان إذا
افتتح الصلاة رفع يديه إلى قريب من أذنيه ثم لا يعود ثنا أبو داود قال
ثنا عبد الله بن محمد الزهري قال ثنا سفيان عن يزيد ...

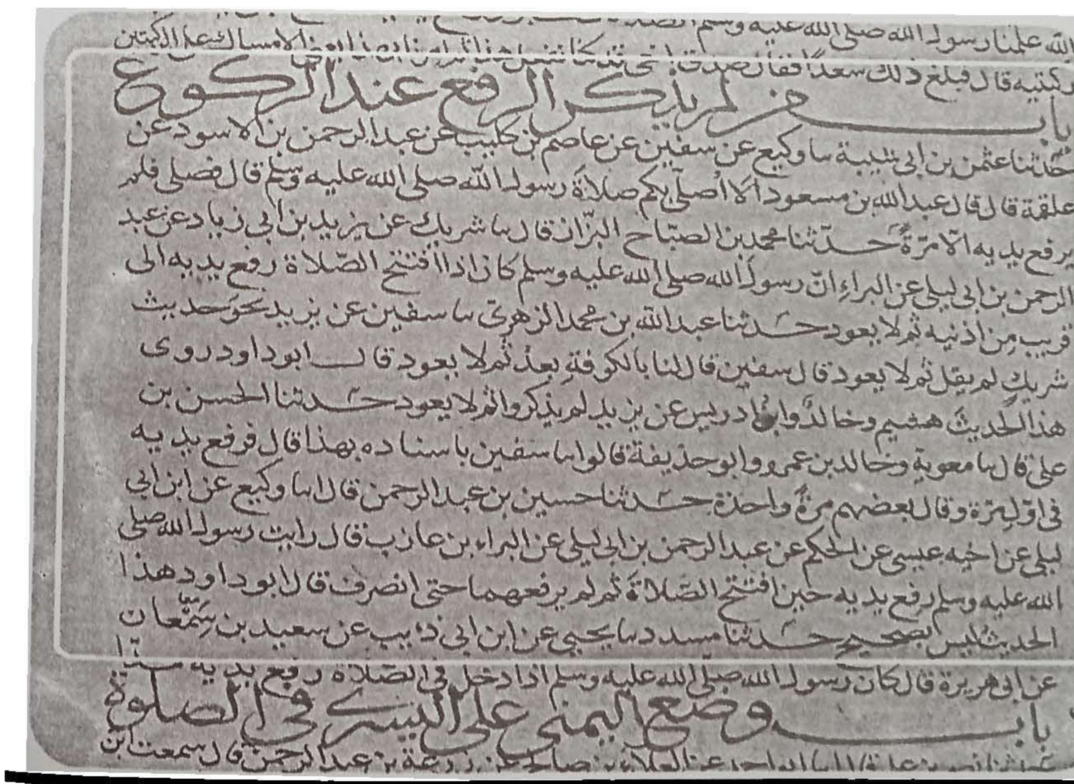
نسخہ المقدسی کا عکس۔ٹائٹل



كتاب سنن ابي داود

ابو داود سليمان بن الاشعث بن اسحق بن بشير بن شداد بن عمرو بن عمران الازدي السجستاني

نسخہ المقدسی کا عکس



الله علمنا رسول الله صلى الله عليه وسلم

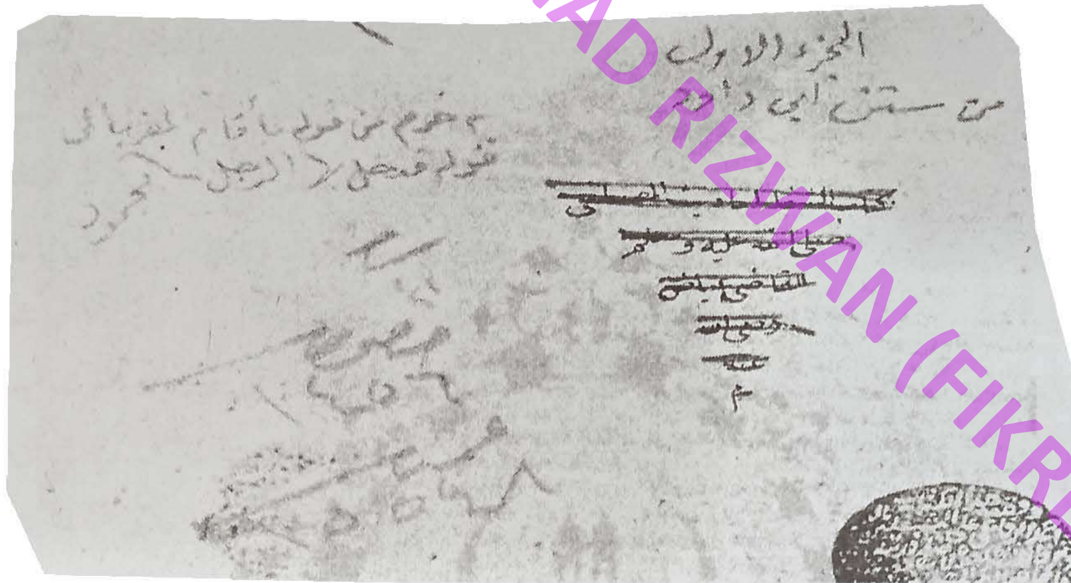
ركبتيه قال فبلغ ذلك سعدا فقال صدق

باب من لم يذكر الرفع عند الركوع

حدثنا عثمن بن ابي شيبة نا وكيع عن سفين عن عاصم بن كليب عن عبد الرحمن بن الاسود عن
علقمة قال قال عبد الله بن مسعود الا اصلي بكم صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فصلى فلم
يرفع يديه الا مرة حدثنا محمد بن الصباح البزاز قال نا شريك عن يزيد بن ابي زياد عن عبد
الرحمن بن ابي ليلى عن البراء ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا افتتح الصلاة رفع يديه الى
قريب من اذنيه ثم لا يعود حدثنا عبد الله بن محمد الزهري نا سفين عن يزيد نحو حديث
شريك لم يقل ثم لا يعود قال سفين قال لنا بالكوفة بعد ثم لا يعود قال ابو داود روى
هذا الحديث هشيم وخالد وابن ادريس عن يزيد لم يذكروا ثم لا يعود حدثنا الحسن بن
علي قال نا معوية وخالد بن عمرو وابو حذيفة قالوا نا سفين باسناده بهذا قال فرفع يديه
في اول مرة وقال بعضهم مرة واحدة حدثنا حسين بن عبد الرحمن قال انا وكيع عن ابن ابي
ليلى عن اخيه عيسى عن الحكم عن عبد الرحمن بن ابي ليلى عن البراء بن عازب قال رايت رسول الله صلى
الله عليه وسلم رفع يديه حين افتتح الصلاة ثم لم يرفعهما حتى انصرف قال ابو داود هذا
الحديث ليس بصحيح حدثنا مسدد نا يحيى عن ابن ابي ذيب عن سعيد بن سمعان
عن ابي هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دخل في الصلاة رفع يديه

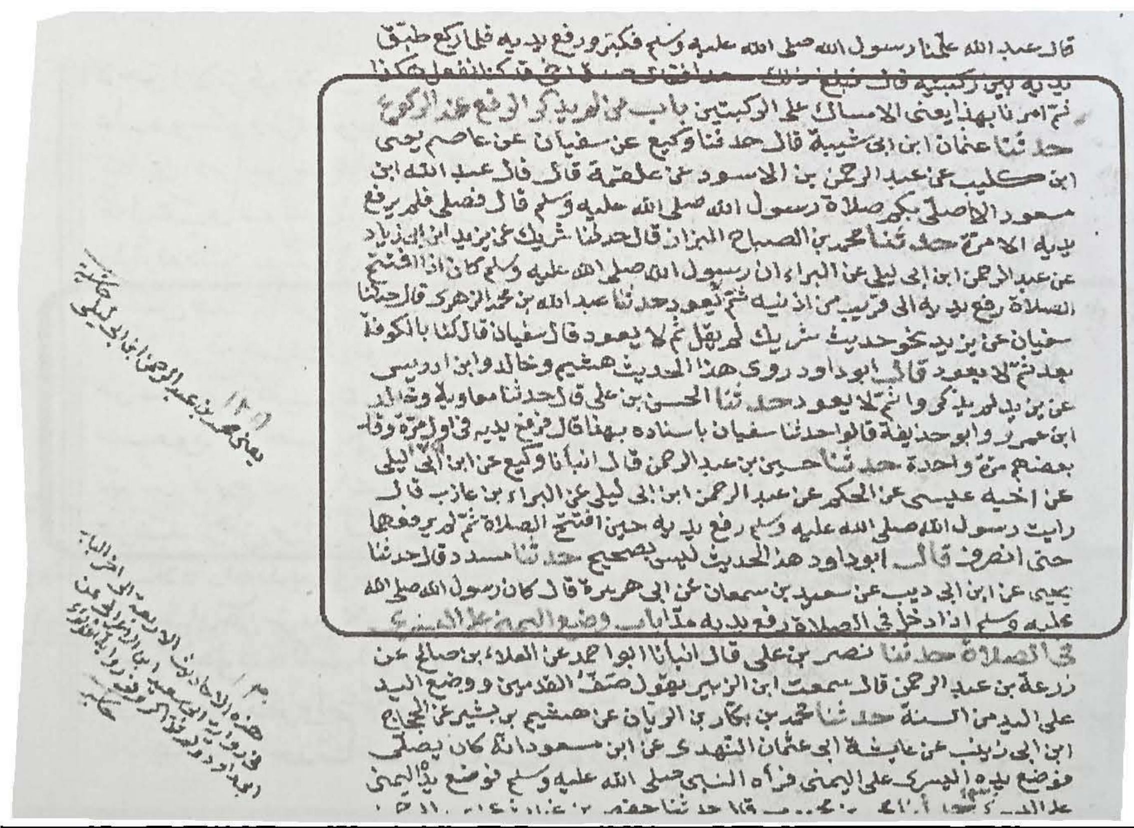
باب وضع اليمنى على اليسرى في الصلوة

نسخہ جامع الازہر نمبر ا کا عکس۔ٹائٹل



الجزء الاول
من سنن ابي داود

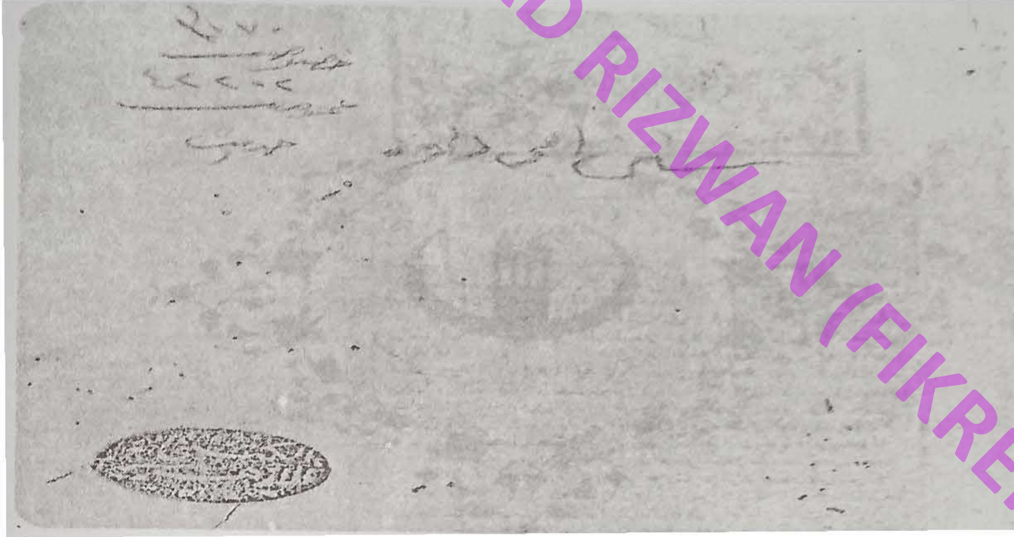
نسخہ جامع الازہر نمبر ا کا عکس



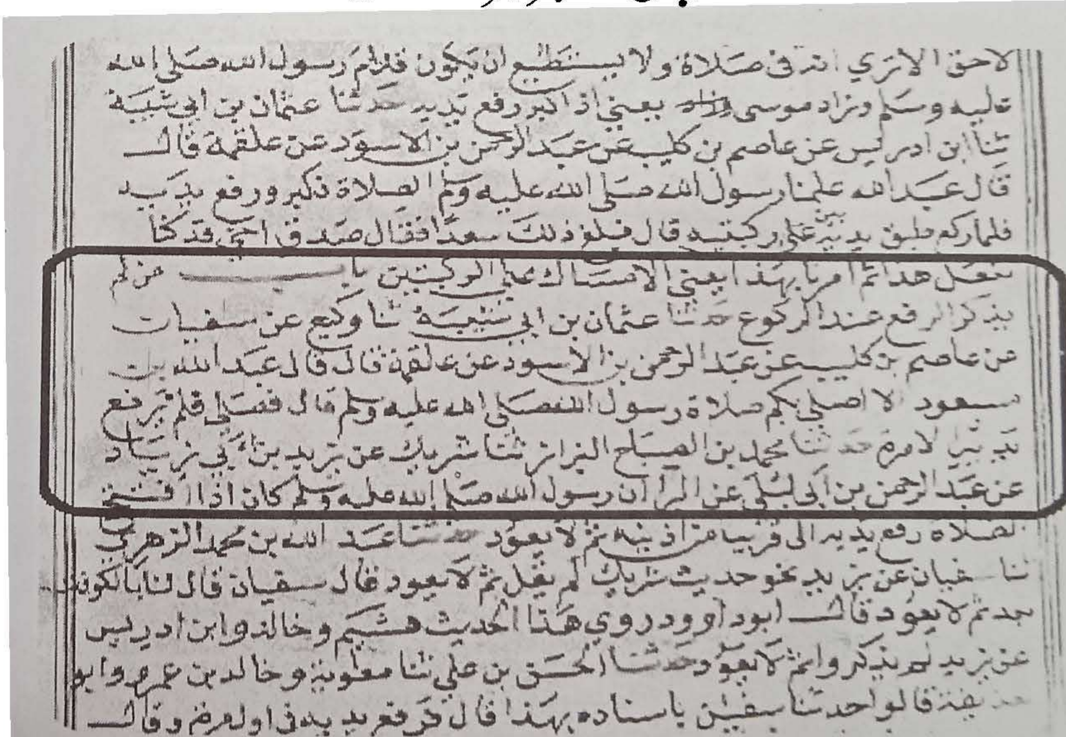
قال عبد الله علمنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فكبر ورفع يديه فلما ركع طبق
يديه بين ركبتيه قال فبلغ ذلك سعدا فقال صدق اخي قد كنا نفعل هكذا
ثم امرنا بهذا يعني الامساك على الركبتين باب من لم يذكر الرفع عند الركوع
حدثنا عثمان ابن ابي شيبة قال حدثنا وكيع عن سفيان عن عاصم يعني
ابن كليب عن عبد الرحمن بن الاسود عن علقمة قال قال عبد الله ابن
مسعود الا اصلي بكم صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فصلى فلم يرفع
يديه الا مرة حدثنا محمد بن الصباح البزاز قال حدثنا شريك عن يزيد ابن ابي زياد
عن عبد الرحمن ابن ابي ليلى عن البراء ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا افتتح
الصلاة رفع يديه الى قريب من اذنيه ثم لا يعود حدثنا عبد الله بن محمد الزهري قال حدثنا
سفيان عن يزيد نحو حديث شريك لم يقل ثم لا يعود قال سفيان قال لنا بالكوفة
بعد ثم لا يعود قال ابوداود روى هذا الحديث هشيم وخالد وابن ادريس
عن يزيد لم يذكروا ثم لا يعود حدثنا الحسن بن علي قال حدثنا معاوية وخالد
ابن عمرو وابو حذيفة قالوا حدثنا سفيان باسناده بهذا قال فرفع يديه في اول مرة وقال
بعضهم مرة واحدة حدثنا حسين بن عبد الرحمن قال انبانا وكيع عن ابن ابي ليلى
عن اخيه عيسى عن الحكم عن عبد الرحمن ابن ابي ليلى عن البراء بن عازب قال
رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم رفع يديه حين افتتح الصلاة ثم لم يرفعهما
حتى انصرف قال ابوداود هذا الحديث ليس بصحيح حدثنا مسدد قال حدثنا
يحيى عن ابن ابي ذيب عن سعيد بن سمعان عن ابي هريرة قال كان رسول الله صلى الله
عليه وسلم اذا دخل في الصلاة رفع يديه مدا باب وضع اليمنى على اليسرى
في الصلاة حدثنا نصر بن علي قال انبانا ابو احمد عن العلاء بن صالح عن
زرعة بن عبد الرحمن قال سمعت ابن الزبير يقول صف القدمين ووضع اليد
على اليد من السنة حدثنا محمد بن بكار بن الريان عن هشيم بن بشير عن الحجاج
ابن ابي زينب عن ابي عثمان النهدي عن ابن مسعود انه كان يصلي
فوضع يده اليسرى على اليمنى فراه النبي صلى الله عليه وسلم فوضع يده اليمنى
على

١٢٩ يعني عيسى بن عبد الرحمن اخا ابن ابي ليلى

نسخہ جامع الازہر نمبر 2 کا عکس۔ٹائٹل



نسخہ جامع الازہر نمبر 2 کا عکس



لاحق الازري انه في صلاة ولا يستطيع ان يكون فلم ار رسول الله صلى الله
عليه وسلم وزاد موسى يعني اذا كبر رفع يديه حدثنا عثمان بن ابي شيبة
ثنا ابن ادريس عن عاصم بن كليب عن عبد الرحمن بن الاسود عن علقمة قال
قال عبد الله علمنا رسول الله صلى الله عليه وسلم الصلاة فكبر ورفع يديه
فلما ركع طبق يديه بين ركبتيه قال فبلغ ذلك سعدا فقال صدق اخي قد كنا
نفعل هذا ثم امرنا بهذا يعني الامساك على الركبتين باب من لم
يذكر الرفع عند الركوع حدثنا عثمان بن ابي شيبة ثنا وكيع عن سفيان
عن عاصم بن كليب عن عبد الرحمن بن الاسود عن علقمة قال قال عبد الله بن
مسعود الا اصلي بكم صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فصلى فلم يرفع
يديه الا مرة حدثنا محمد بن الصباح البزاز ثنا شريك عن يزيد بن ابي زياد
عن عبد الرحمن بن ابي ليلى عن البراء ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا افتتح
الصلاة رفع يديه الى قريب من اذنيه ثم لا يعود حدثنا عبد الله بن محمد الزهري
ثنا سفيان عن يزيد نحو حديث شريك لم يقل ثم لا يعود قال سفيان قال لنا بالكوفة
بعد ثم لا يعود قال ابو داود وروى هذا الحديث هشيم وخالد وابن ادريس
عن يزيد لم يذكروا ثم لا يعود حدثنا الحسن بن علي ثنا معاوية وخالد بن عمرو وابو
حذيفة قالوا ثنا سفيان باسناده بهذا قال فرفع يديه في اول مرة وقال

پیش کردہ مخطوطات میں امام ابو داؤد کی یہ جرح موجود نہیں ہے۔لہٰذا متداول اور معمول بہ نسخہ میں یہ عبارت موجود نہیں ہے۔ اِس تحقیق کے دوران سنن ابی داؤد بروایت ابن داسہ کا مغربی قلمی مخطوطہ دستیاب ہوا۔جس کے مطالعہ سے معلوم ہوا کہ امام ابو داؤد کے جرح اِس نسخہ میں موجود ہے۔مگر اِس مغربی قلمی نسخہ سنن ابی داود بروایت ابن داسہ پر اعتماد مفید نہیں ہے کیونکہ اِس کی ترتیب دوسرے نسخوں سے مختلف ہے اور اِس نسخہ کو غیر مقلدین حضرات خود بھی قبول نہیں کرینگے۔کیونکہ اِس مغربی قلمی نسخہ میں حضرت عبداللہ بن ادریسؒ کی تطبیق والی روایت "باب من لم یذکر عند الرکوع" کے تحت درج ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ امام ابو داؤدؒ حضرت عبداللہ بن ادریسؒ کی تطبیق والی حدیث کو ترک رفع یدین کی دلیل سمجھتے ہیں۔جبکہ غیر مقلدین حضرات عبداللہ بن ادریسؒ کی تطبیق والی حدیث کو حضرت سفیان ثوریؒ کی حدیث کے ردّ میں پیش کرتے ہیں۔اِس قلمی نسخہ میں جرح کو یا تو مرجوع ماننا پڑے گا یا پھر حضرت عبد اللہ بن ادریسؒ سے تطبیق والی روایت کو ترک رفع یدین کی دلیل تسلیم کرنا پڑے گا۔مزید یہ کہ ابن داسہ کا نسخہ اس لیے بھی راجح نہیں کیونکہ امام ابو داود نے اپنی کتاب سنن ابی داود میں متعدد بار حذف و اضافہ اور ترمیم کیں اور اپنی کتاب سنن ابی داود کو آخری مرتبہ اپنے شاگرد الولوی کو املاء کروائی جس کی تفصیل اپنے مقام پر موجود ہے۔جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ سنن ابی داود کا نسخہ بروایت الولوی ہی راجح ہے اور اس لولوی کے نسخہ میں امام ابو داود کی جرح کسی معتبر نسخہ میں موجود نہیں،اس لیے یہ ثابت ہوتا ہے کہ امام ابو داود نے اگر کوئی جرح نقل کی بھی تھی تو انہوں نے آخری عمر میں اس جرح کو اپنی کتاب سنن ابی داود سے حذف کرکے رجوع کیا۔

نوٹ:

زبیر علیزئی صاحب نور العینین صہ ۱۳۲ پر امام ابو داؤد سے یہ جرح سنن ابی داؤد کے مندرجہ ذیل شائع نسخوں سے بھی نقل کیا ہے۔

(۱)سنن ابی داؤد نسخہ حمصیہ (۲)نسخہ بیت الافکار الدولیہ (۳)نسخہ مکتبہ المعارف الریاض

قلمی نسخوں کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ بات واضح ہے کہ یہ جرح اِن مندرجہ بالا نسخوں میں مسلکی حمایت میں نقل کی ہے یا ان نسخوں کو ابن داسہ کے نسخہ سے متعلقہ مقام پر استدلال کیا گیا ہے۔

یہ نکتہ بھی اہم ہے کہ محدثین کرام کے اقوال کی روشنی میں اِس بات کا جائزہ لیا جائے کہ امام ابو داؤد نے سب سے آخر میں کس شاگرد کو اپنی سنن املاء کروائی؟ اور کس شاگرد کے نسخہ کو اہمیت اور فوقیت حاصل ہے۔؟اِس بحث سے یہ بات اور بھی واضح ہو جائے گی کہ سنن ابی داؤد کا کونسا نسخہ قابل اعتبار،معتبر اور معمول بہ ہے۔اور یہ بھی واضح ہو جائے گا کہ کس شاگرد کی روایات صحیح اور راجح ہونگی۔

اللولوی ؒ کے نسخے کی اہمیت کے بارے محدثین کرام کے فیصلے

مندرجہ ذیل محدثین کرام نے اپنی تحقیق ابن عمرو اللولوی رحمۃ اللہ علیہ کے نسخے کے بارے میں لکھی ہے۔

(۱) محدث ابن نقطہ سنن ابی داؤد بالروایت اللولوی ؒ کے بارے میں لکھتے ہیں۔

"کان ابو علی اللؤلؤی قد قراء ہذا الکتاب علی ابی داؤد عشرین سنة' و کان وراقه والوارق عندھم القاری و کان ھو القاری لکل قوم یسمعونه' وأن الزیادت التی فی روایة ابن واسة حذفھا أبو داؤد آخرا ًلشي کان یریبه فی اسناده' فلذلک تفاوتاً۔

(التقیید ابن نقطہ جلد ۱ صہ ۳۳)

(۲) امام ذہبیؒ سنن ابی داؤد بالروایت اللولوی کے بارے لکھتے ہیں۔

"وروایته آخر الروایات عن ابی داؤد"۔ (سیر اعلام النبلاء جلد ۱۵ صہ ۳۰۷)

یعنی ابوداود سے آخر میں روایت کرنے والے (ابوعلی لؤلوی) ہیں۔

(۳) امام سیوطیؒ "مرقاۃ الصعود" میں لکھتے ہیں۔

"لأنها من آخر ما أملی داؤد و علیها مأت"

یعنی ابوداود نے آخر میں (ابوعلی لؤلوی) کو اپنی کتاب املاء کروائی۔

(۴) محدث ابن عساکرؒ اپنی کتاب "الاشراف علی معرفۃ الاطراف" میں ابوعلی بن عمرو اللولوی کے نسخے کو ہی ترجیح دی ہے۔ اِس کے علاوہ محدث ابن عساکرؒ نے اپنی کتاب تاریخ دمشق میں سنن ابی داؤد کی تقریباً ۴۴ روایتیں نقل کیں ہیں۔ جس میں صرف ۴۲ روایتیں اللولوی کے نسخے اور صرف ۲ روایتیں ابن واسۃ کے نسخے سے نقل کی ہیں۔

(تاریخ دمشق ۱۵/ ۱۷،۳۲۰/ ۱،۱۵۴/ ۱۳،۲۸۰/ ۱۴،۴۷۴/ ۲۳۱)

(۵) مولانا عظیم آبادی سنن ابی داؤد بالروایت اللولوی کے بارے لکھتے ہیں۔

"روایة اللؤلؤی ھی المروجة فی دیارنا الھندیه و دیار الجاز و بلاد المشرق من العرب' بل اکثر بلاد' وھی المفھومة من السنن لابی داؤد عند الاطلاق۔"

یعنی سنن ابی داود براویہ لولوی، ہندوستان، حجاز، عرب کے مشرق بلکہ اکثر علاقوں میں مروج ہے، اور سنن ابی داود کا اطلاق اسی پر ہوتا ہے۔ (مقدمہ عون المعبود شرح سنن ابی داؤد ۱۴/ ۲۰۱)

(۶) محدث القزوینی لکھتے ہیں۔

"... قال أنبأنا أبو علي محمد بن عمرو اللؤلؤي، قراءةً عليه ونحن نسمع، قال :حدثنا

الإمام أبو داود سليمان بن الأشعث بن إسحاق السجستاني، قراءةً علينا من لفظه ونحن نسمع في شهور سنة خمسٍ وسبعين ومئتين"۔

(مشیخۃ القزوینی 169 أبو حفص سراج الدین القزوینی، ط/ البشائر الإسلامیۃ)

(۷) محدث ابن رشید لکھتے ہیں۔

ذكر الوزير أبو بكر محمد بن هشام المصحفي أن رواية اللؤلؤي هي أصح الروايات، وهي آخر ما أملى أبو داود، وعليها مات رحمه الله۔

یعنی ابو علی الولوی سے مروی سنن ابی داود ہی صحیح ترین مرویات پر مشتمل ہے اور یہ ہی امام ابو داود کی آخر میں املاء کردہ سنن ابی داود کا نسخہ تھا۔ (ملء العيبة لابن رُشيد السبتي .242)

(۸) علامہ ذہبی فرماتے ہیں۔

وقال أبو عمر الهاشمي كان أبو علي اللؤلؤي، قد قرأ كتاب (السنن) على أبي داود عشرين سنة، وكان يدعى وراق أبي داود۔

یعنی امام ابو عمر الھاشمی فرماتے ہیں کہ ابو علی الولوی نے امام ابو دواد کے سامنے 220ھ میں سنن ابی داود قرات کی۔ (ذکر من یعتمد قولہ للذہبی 207)

(۹) محدث الحافظ علی بن الفضل المقدسی لکھتے ہیں۔

والوراق في لغة أهل البصرة القارئ للناس، ولكن سبق التعليق على هذا الخبر بأن الإمام أبا داود استقر في البصرة آخر خمس سنوات من حياته فهل كان أبو علي اللؤلؤي ملازما له قبل ذلك لم أقف على نص يؤيد ذلك ولا نص يذكر أنه نزل بغداد قبل انتقال أبي داود للبصرة، ولكن الظاهر أنه لازم أبا داود في البصرة ملازمة كاملة. كما لازمه أبو بكر بن داسه كل يوم كذلك۔ (الأربعون على الطبقات .318)

(۱۰) امام التجیبی لکھتے ہیں۔

وأصح روايات الكتاب كلها -وهي آخر ما أملى أبو داود- رواية أبي علي محمد بن أحمد بن عمرو اللؤلؤي، وعليها مات أبو داود۔

یعنی ابو علی الولوی سے مروی شدہ نسخہ صحیح ترین ہے، اور اسی نسخہ کو امام ابو داود نے آخری عمر

میں املاء کروایا۔(برنامج التجیبی ص.96)

(۱۱) محدث الزرکشی لکھتے ہیں:

"ورواية اللؤلؤي من أصح الروايات؛ لأنها هي آخر ما أملى أبو داود وعليها مات"۔(النکت علی مقدمۃ ابن الصلاح للزرکشی ص.342)

سنن ابی داود بروایت ابوعلی الولوی ہی صحیح ترین ہے،اور اسی کو امام ابو داود نے اپنی آخری عمر میں املاء کروایا۔

(۱۲) امام منذریؒ نے اپنی مختصر سنن ابی داوٗد میں ابوعلی اللولوی کے نسخہ پر ہی اعتماد کیااور لولوی کے نسخہ سے روایات نقل کیں۔

(۱۳) امام ابن القیمؒ نے تہذیب السنن میں ابوعلی اللولوی کے نسخہ کو ہی بنیاد بنایااور اس نسخہ کی روایات نقل کی جس سے لولوی کے نسخے کی اہمیت بیان ہوتی ہے۔

(۱۴) امام زیلعیؒ نے اپنی کتاب نصب الرایہ فی تخریج الھدایۃ میں اللولوی کے نسخہ سے احتجاج کیااور لولوی کے نسخہ سے روایات نقل کیں۔

(۱۵) حافظ ابن حجرؒ نے اپنی کتاب بلوغ المرام میں ابوعلی اللولوی کے نسخہ پر اعتماد کیااور لولوی کے نسخہ سے روایات نقل کیں۔

(۱۶) محدث ابن ارسلانؒ نے سنن ابی داوٗد کی شرح لکھتے ہوئے ابوعلی اللولوی کے نسخہ پر اعتماد کیااور روایات نقل کیں۔

(۱۷) محدث ابوزرعہ عراقیؒ نے بھی شرح سنن ابی داوٗد کی شرح ابوعلی اللولوی کے نسخہ سے احتجاج کیااور اسی نسخہ سے روایات نقل کیں۔

(۱۸) امام ابوالحسنؒ نے حاشیہ سنن ابی داوٗد میں ابوعلی اللولوی کے نسخہ کو بنیاد بنایا۔

اِس بحث سے یہ واضح ہوگیا کہ جمہور محدثین کرام کے نزدیک امام ابوعلی اللولوی البصری کا نسخہ ہی رائج،متداول اور مشہور ہے اور سنن ابی داوٗد کا اطلاق صرف لولوی کے نسخہ پر ہی ہوگا۔

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ محدثین کرام کے نزدیک ابوعلی اللولوی البصریؒ کا ہی نسخہ رائج متداول اور مشہور ہیں۔
مندرجہ بالا بحث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ابوعلی اللولوی کے کسی نسخوں میں امام ابوداؤد کی حضرت عبداللہ بن مسعود کی حدیث پر جرح موجود نہیں ہے۔جس سے یہ مزید واضح ہوجاتا ہے اور امام ابوداوٗدؒ نے اپنی جرح سے رجوع کرلیا تھا۔

نتیجہ:

ا۔امام ابوداؤد نے ابوعلی اللولوی کو محرم ۲۷۵ھ میں سنن ابی داؤد املاء کروائی اورشوال ۲۷۵ھ کو امام ابوداؤد کا انتقال ہوا لہٰذا الولوی کا نسخہ متاخر اور جدید ہے لہٰذا متاخر نسخہ پر ہی اعتماد مفید ہے۔جس سے ثابت ہوتا ہے کہ امام ابوداؤدؒ نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی حدیث پر جرح سے رجوع کرلیا تھا۔

(تاریخ بغداد ۲/ ۵۹،سیر اعلام ۱۵/ ۲۰۷)

مندرجہ بالاتفصیل سے یہ ثابت ہوگیا کہ امام ابوداؤد کی جرح متداول اور رائج نسخہ اللولویؒ میں موجود نہیں ہے۔ جس سے واضح ہوگیا کہ امام ابوداؤد سے یہ جرح مرجوع ہے کیونکہ اُن کے متاخر شاگرد اللولوی ،امام ابوداؤد سے یہ جرح نقل نہیں کرتے۔زبیر علیزئی صاحب سے التماس ہے کہ یا تو وہ لولوی کا کوئی ایسا قلمی نسخہ بتائیں جس میں امام ابوداؤدؒ سے یہ جرح کے الفاظ موجود ہو یا پھر اپنی اس تحریر سے رجوع کرلیں اور آئندہ اپنی تحریروں میں اس عبارت کو حذف کریں۔اُمید ہے کہ زبیر علیزئی صاحب حق کا دامن ضرور تھامیں گے۔

اعتراض:۔

غالی غیر مقلد زبیر علیزئی مقالات ۲۷۷/۴ فقرہ نمبر ۱۸۳ کے تحت اسکا جواب لکھتا ہے۔
ہرگز نہیں،امام ابوداؤد کی جرح ثابت ہے اوراس کی مخالفت یا رجوع قطعا ثابت نہیں بعض نسخوں میں ہونا اور بعض میں نہ ہونا منسوخ یا مرجوح ہونے کی دلیل نہیں ہوتا۔محترم رفیق طاہر صاحب ملتان کی طرف سے سنن ابی داؤد کے دو مخطوطوں میں حدیث مذکورہ کے صفحات موصول ہوئے۔جن میں اس پر امام الوداؤد کی جرح مذکور ہے۔

(۱) ابوعلی محمد بن احمد بن عمر الولوی کا نسخہ

(۲) ابو بکر محمد بن بکر بن عبدالرزاق التمار البصری عرف ابن داستہ کا نسخہ۔۔۔ یہ دونوں وہ شاگرد ہیں جنہیں فیصل خان حلیق صاحب نے متاخر (یعنی آخری) شاگردوں میں ذکر کیا ہے......ثابت ہوا کہ امام ابوداؤدی جرح کو منسوخ یا مرجوح سمجھنا باطل اور فراڈ ہے۔

جواب:

عرض یہ ہے کہ غالی غیر مقلد زبیر علیزئی کا مخطوطات کے بارے میں مطالعہ بڑا ہی کمزور ہے،اور ساتھ میں انکے ملتان والے شیخ الحدیث مولانا محمد رفیق طاہر صاحب کا بھی۔جناب غالی غیر مقلد زبیر علیزئی صاحب نے مقالات ۲۷۸/۴ پر مولانا محمد رفیق طاہر کا رابطہ نمبر فراہم کرکے سارے کا سارا الزام ان کے سر پر دھر دیا۔اور اسکی وجہ صرف یہ تھی

کہ کیونکہ غالی غیر مقلد زبیر علیزئی کا مخطوطات پر مطالعہ ہی نہیں ہے۔اور اگر ان مخطوطات پر گرفت کی گئی تو اس کا الزام ملتان والے شیخ الحدیث جناب مولانا محمد طاہر رفیق کے سر پر ڈال دیں گے۔

قارئین کرام!

یہ یاد رہے کہ ابن داسہ اور ابوعلی الولوی کے نسخے میں ترتیب اور اضافاجات کا واضح فرق ہے۔جسکو آگے تفصیل سے بیان کیا جائے گا۔غالی غیر مقلد زبیر علیزئی نے مقالات ۴/۸۷۸ پر جو ابن داسہ کا نسخے کا عکس دیا ہے وہ میرے پاس مکمل موجود ہے۔یہ نسخہ پہلے بھی تھا مگر کیونکہ ابتدائی صفحات دستیاب نہ تھے لہذا یہ کہنا مشکل تھا کہ ابن داسہ کا نسخہ ہے یا ابن العبد الانصاری کا۔لہذا یہ بات تو تسلیم ہے کہ ابن داسہ کے نسخے میں امام ابوداؤد کی یہ جرح تو موجود ہے مگر ابن داسہ کے نسخے میں یہ جرح ہونے کے باوجود غیر مقلد زبیر علیزئی کا موقف ثابت نہیں ہوتا کیونکہ ابن داسہ کا نسخہ متداول تو تھا مگر فوقیت پھر بھی ابوعلی الولوی کے نسخے کو ہی ہوگی کیونکہ اسکی دو اہم وجہ ہیں۔اول امام ابوداؤد نے ابوعلی الولوی کو سنن ابی داؤد املاء کرواتے وقت ابن داسہ کے نسخے میں موجود بہت ساری چیزیں حذف کر دیں تھیں دوم سب سے آخر میں امام ابوداؤد نے اپنی کتاب ابوعلی الولوی کو ہی املاء کروائی لہذا فوقیت آخری نسخے کو ہی ہوتی ہے۔اب ان دونوں نکات کے حوالہ جات ملاحظہ کیجئے۔اول امام ابوداؤد نے ابن داسہ میں روایات حذف کر کے ابوعلی لولوی کو آخر میں سنن ابوداؤد شرح ابی داؤد ۳۴/۱۱ املا کروائی۔

(۱) امام بدرالدین عینی لکھتے ہیں۔

والزیادات التی فی روایة ابن داسه حذفها ابو دائود آخر الا مربه فی الاسناد۔
(شرح ابی داؤد ۱/۳۴)

(۲) امام نقطہ لکھتے ہیں :

والزیادات التی فی روایة ابن داسه حذفها ابو دائود آخر الشیء فی اسناده
فلذلک تفاوتا۔(التقیید ۱/۵۰)

(۳) علامہ ذہبی لکھتے ہیں:

والزیادات التی فی روایة ابن داسه حذفها ابو دائود آخر لا مر رابه فی الاسناد۔
(سیر اعلام النبلاء ۱۵/۳۰۷)

(۴) حافظ ابن حجر مکی لکھتے ہیں:

ان الزیادات التی فی روایة ابن داسه حذفها ابو دائود فی آخر حیاته لشیئی۔

(فتاوی حدیثیة ۱/۴۰)

(۵) محدث ابن رشید لکھتے ہیں:

وروية الولؤی هی اصح الروایات وهی آخر ما أملی ابو دائود وعلیه مات۔

(مل ء العیبة ۵/۲۴۱)

(۶) علامہ الزرکشیؒ لکھتے ہیں:

اصح الروایات لانها من آخر ما أملی أبو دائود وعلیها مات۔ (النکت ۱/۳۴۲)

(۷) علامہ عینی لکھتے ہیں:

اصح الروایات لانها من آخر ما أملی أبو دائود وعلیها مات۔

(شرح ابی داؤد ۱/۳۳)

(۸) علامہ شیعب الارنوءط لکھتے ہیں:

وتعد روایته من أجود الروایات وأکملها لا نها من آخر ما أملی ابو دائود، وهی متداول فی المشرق والهند۔ (حاشیہ سیر اعلام النبلاء ۳/۲۰۶)

(۹) مولانا شمس الحق عظیم آبادی غیر مقلد لکھتے ہیں:

فعلم أن وجه عدم مطابقة الحدیث ترجمة البابین هو أن الحدیث لیس فی روایة الؤلؤی اصلا وانما درجة الناسخ فیها من روایة ابن داسه فغلط والله اعلم۔

(عون المعبود ۱/۵۸)

مندرجہ بالا تحقیق سے واضح ہوگیا کہ ابوعلی لولوی کا نسخہ امام ابوداؤد نے سب سے آخر نسخہ کو لکھوا رہے تھے۔ تو بہت سے زیادت انھوں نے ختم یا حذف کروادیں جو کہ ابن داسہ کے نسخے میں موجود تھیں۔

اس تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ ابوعلی الولوی کا نسخہ ناسخ کا درجہ رکھتی ہے جیسا کہ غیر مقلد شمس الحق عظیم آبادی نے عون المعبود ۵۸/۱ پر تسلیم کیا۔ لہذا جو امام ابوداؤد کے دیگر نسخوں میں روایتیں ہونگی وہ بلمقابل ابوعلی الولوی کے نسخے کے منسوخ، جبکہ ابوعلی لولوی کا نسخہ ناسخ اور راجح ہی ہوگا۔ لہذا ابن داسہ کے نسخے میں امام ابوداؤد کی جرح "قال ابو دائود هذا حدیث مختصر من طویل ولیس هو بصیحیح علی هذا اللفظ۔ المعنی منسوخ ہے۔ جبکہ الولوی کے نسخہ میں امام ابوداؤد کا ترک رفع الدین والی حضرت عبداللہ بن مسعود کا سکوت ناسخ اور راجح ہوگا۔ یہ بات

علماء کرام کو معلوم ہے کہ ناسخ ومنسوخ کے اصولوں میں یہ بات بھی ہے کہ قدیم یا پہلے والی روایت منسوخ ہوتی ہے اور بعد یا جدید والی روایت ناسخ ہوتی ہے۔ الحمد اللہ ہم نے جمہور محدثین کرام کے فیصلے نقل کر دیے ہیں کہ امام ابو داؤد نے آخر عمر میں اپنی کتاب سنن اپنے شاگرد ابوعلی الولوی کو لکھوائی۔ لہذا ابوعلی الولوی کا نسخہ ہی بدرجہ ناسخ اور راجح ہوگا۔ اسکے علاوہ غالی غیر مقلد کی شعبدہ بازیاں ہیں۔

نوٹ :

غالی غیر مقلد زبیر علیزئی نے جو مقالات ۴ / ۲۷۸ پر پہلا عکس سنن ابی داؤد کا دیا ہے یہ نسخہ ابن داسہ کا نسخہ ہے۔ جبکہ مقالات ۴ / ۲۷۸ پر جو مخطوطہ لگایا ہے اسے ابوعلی الولوی کا نسخہ بتایا ہے جبکہ حقیقت میں یہ بھی ابن داسہ کے نسخہ سے مراجعت والا نسخہ ہے۔ اسے ابوعلی الولوی کا نسخہ کہنا صحیح نہیں ہے بلکہ کاتب یا ناسخ کا تسامح ہے۔ اس کا کاتب الفضیل بن الامین الحسنی ہے جبکہ اس نسخے کو ۱۳۱۴ھ کو لکھا گیا ہے۔ لہذا یہ نیا نسخہ ہے جبکہ قدیم ترین نسخوں میں یہ عبارت موجود ہی نہیں ہے۔ مزید اہم بات یہ ہے کہ کاتب سے لے کر صاحب مصنف تک کوئی سند بھی نہیں ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ واقعی یہ نسبت ابوعلی لولوی کی طرف مشکوک ہے۔ سنن ابی داؤد کے محققین شیخ محمد عوامہ اور دوسرے محقق شعیب الارنوط کے نزدیک بھی یہ امام ابوداؤد کی یہ جرح ابولولوی کے نسخہ میں نہیں ہے۔ یاد رہے کہ ان دونوں محققین نے علیحدہ علیحدہ سنن ابی داؤد کے قدیم ترین اور پرانے قلمی نسخوں پر اپنی تحقیق کی بنیاد رکھی ہے ان نسخوں میں چوتھی صدی تک بھی مخطوطے موجود ہیں مگر کسی لولوی کے نسخہ کے متن میں امام ابوداؤد کی یہ جرح موجود نہیں ہے۔ اس لیے ان جدید قسم کے مخطوطات پر اعتبار نہیں کیا جا سکتا۔ اگر علمی جرأت ہے تو ابوعلی لولوی کے کسی قدیم ترین نسخے کے متن میں یہ جرح ثابت کر کے دکھائیں وگرنہ خواہ مخواہ عوام کا وقت ضائع نہ کریں۔ جب مسند ابی عوانہ یا صحیح حمیدی میں لا یرفعہما کی بحث ہو تو غالی غیر مقلد زبیر علیزئی قدیم اور جدید نسخوں کی بحث چھیڑ دیتے ہیں اور یہاں پر جو جدید قسم کا نسخہ جس پر محققین کا اعتبار تک نہیں ہے اسکو ہمارے سامنے پیش کر دیتے ہیں۔ جناب اب ایسا کرنے سے کام نہیں چلے گا۔ ابوعلی الولوی کا قدیم نسخہ دکھائیں وگرنہ اپنے فراڈ اور دھوکا سے باز رہیں۔

قارئین کرام!

مندرجہ ذیل میں ہم سنن ابی داؤد کے لولوی اور ابن داسہ کے نسخہ میں صرف "باب لم یذکر الرفوع عند الرکوع" کا تقابلی جائزہ پیش کرتے ہیں تا کہ جب بھی کوئی نسخہ آپ کے سامنے رکھے تو آپ کو ابوعلی لولوی اور ابن داسہ کے نسخے کی پہچان ہو سکے اور غالی غیر مقلد کی چالبازی سے بچ سکیں۔

ابوعلی الولوی کانسخہ اصل کی ترتیب

(ا) حدثنا عثمان بن ابی شیبة حدثنا وکیع عن سفیان عن عاصم یعنی ابن کلیب عن عبد الرحمن بن الاسود عن علقمة قال قال عبد اللہ بن مسعود :الا اصلی یکم صلاۃ رسول اللہ ﷺ قال فصلی فلم یرفع یدیه الا مرۃ۔ (اللولوی کے نسخہ میں امام ابوداؤد کی جرح موجود نہیں ہے)

(۲) حدثنا الحسن بن علی حدثنا معاویة وخالد بن عمر و وابو حذیفه قالوا :حدثنا سفیان باسناده بہذا قال :فرفع یدیه فی اول مرۃ، وقال لبعضهم :مرۃ واحدۃ۔

(۳) حدثنا محمد بن الصباح البزار حدثنا شریک عن یزید بن ابی زیاد عن عبد الرحمن بن ابی لیلی عن البراء بن عازب انه ان رسول االلہ ﷺ کان اذا فتتح الصلوۃ رفع یدیه الی قریب من أذنیه ثم لا یعود۔

(۴) حدثنا عبد اللہ بن محمد الزهری حدثنا سفیان عن یزید نحو حیث شریک لم یقل ثم لا یعود قال سفیان قال لنا سفیان قال لنا بالکوفة لهذ ثم لا یعود۔

(۵)حدثنا حسین بن عبد الرحمن اکبرنا وکیع عن ابن ابی لیلی عن أخیذ عل عینی عن الحکم عن عبد الرحمن بن ابی لیلی عن البراء بن عاذب قال رأیت رسول اللہ ﷺ رفع یدیه حین افتتح الصلوۃ ثم لم یرفعهما انصرف۔ قال ابو دائود هذا الحدیث لیس لصیحیح

(۶) حدثنا مسدد حدثنا یحی عن ابن بی زئب عن سعید بن سمعان عن ابی هریرۃ قال کان رسول اللہ ﷺ اذا دخل فی صلاۃ رفع یدیه مدا۔

غالی کا پیش کردہ ابوعلی لولوی کا(منسوب)نسخہ

زبیر علیزئی نے جو ابوعلی لولوی کا جو قلمی نسخہ پیش کیا ہے وہ اصل میں ابن داسہ کا نسخہ ہے۔

(۱) حدثنا ابو دائود قال عثمان ابن ابی شیبة قال نا وکیع عن شفیان عن عاصم یعنی ابن کلیب عن عبد الرحمن بن الاسود عن علقمة قال قال عبد اللہ بن مسعود الا اصلی یکم صلاۃ رسول اللہ ﷺ قال یصلی فلم یرفع یدیه الا مرۃ۔

قال ابو دائود :هذا حیث مختصر من حدیث طویل ولیس هو یصحیح علی هذا اللفظ (المعنی)

(۲) حدثنا عثمان بن ابی شیبة حدثنا ابن ادریس عن عاصم ابن کلیب عن عبد الرحمن بن

الاسود عن علقمه قال قال عبد الله علمنا رسول الله ﷺ الصلوة فکبر ورفع یدیه فلما رکع طبق یدیه بین رکبتیه قال فبدغ ذلک سعد فقال صدق امی قد کنا لفعل هذ ثم امرنا بهذ یعنی الامساک علی الرکبتین۔

(۳) حدثنا ابو داؤد قال نا محمد بن الصباح البزار قال ناشریک عن یزید بن ابی زیاد عن عبد الرحمن بن ابی لیلی عن البراء س رسول الله ﷺ کا ن اذ افتتح الصلاۃ رفع یدیۃ قریب من اذنیه ثم لا یعود۔

(۳۔ا) قال ابو دائو دروی هذاالحدیث هشیم وخالد وابن ادریس عن یزید بن ابی زیاد لم یذکروا۔ثم لا یعود۔

(۳۔ب) قال ابن ابی شیبة نا بمکة یزید بن ابی زیاد عن ابن ابی لیلی عن البرادبن عازب آن النبی ﷺ وسلم کان یرفع یدیه دون المنکبین قال سفیان ثم قدمت الکوفة ۔۔۔۔۔۔۔فیه ثم لا یعود۔

(زبیر علیزئی غیر مقلد کے پیش کردہ نام نہاد ابوعلی الولوی کے نسخہ میں یہ روایت اضافہ ہے)

(۴)حدثنا ابو دائود قال نا الحسن بن علی قال نا معاویة وخالد بن عمر وابن سعید وابو حذیفة قالو اسفیان باسناده بهذاقال :فرفع یدیه فی اول مرة وقال بعضهم مرة واحدة۔

قارئین کرام!

مندرجہ بالاتحقیق سے واضح ہوگیا کہ سنن ابو داؤد کے نسخہ ابوعلی لولوی کے اصل نسخہ میں اور زبیر علیزئی کے پیش کردہ نام نہاد ابوعلی الولوی میں صرف ایک باب کے اندر ہی زمین آسمان کا فرق ہے۔غالی غیر مقلد زبیر علیزئی غیر مقلد کے مقالات صفحہ ۲۹۹ جلد ۴ کے مطالعہ سے یہ بات مزید واضح ہوجاتی ہے کہ کاتب نے یہ ابن داسہ کے نسخہ سے نقل کیا ہے اور خاص طور پر درمیان کا حصہ تو بلکل ابن داسہ کے نسخہ کے مشابہ ہے۔اور اگر اسکی نسبت کو ابوعلی لولوی کے نسخے کی طرف بالفرض مان بھی لیں تو پھر بھی یہ نسخہ جدید جوکہ ۱۳۱۴ھ کو لکھا گیا ہے اسکی حیثیت دوسرے قدیم اور اصل نسخوں کے سامنے کچھ بھی نہیں ہے۔لہذا مخطوطات کی تحقیق ایک اہم بات ہے۔خواہ مخواہ مسلکی حمایت میں ایسی باتوں سے پرہیز ہی کرنا چاہیے۔الحمداللہ راقم کے پاس یہ تمام نسخے مکمل موجود ہیں۔